پھر مٹا دو شرک و بدعت کی ہر اک رسم کہن

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

چل پڑا جو راہ حق میں باندھ کر سر پر کفن
خطرۂ دشمن نہ اسکو خدشۂ دار و رسن

گر رہی ہیں باغِ دین پہ بجلیاں ہی بجلیاں
اور اک ہم ہیں کہ دل میں غم نہ ماتھے پر شکن

ہر قدم پر پرچمِ توحید و سنت گاڑ دو
پھر مٹا دو شرک و بدعت کی ہر اک رسمِ کہن

نیک بختی کا نشاں ہے خوش نصیبی کی دلیل
خدمتِ دینِ محمدؐ خدمتِ ملک و وطن

ہے ہر اک شے آئینہ دارِ جمالِ روئے دوست
دشت کی ویرانیاں ہوں یا چمن کا بانکپن

قافلے والوں کی بدبختی کا ماتم کیجئے
ہو امیرِ قافلہ جس قافلے کا راہزن

گوشہ گوشہ اس کا رشکِ مہرِ عالمتاب ہے
پڑ گئی جس دل پہ اس مہرِ ہدایت کی کرن

مقصدِ عاجز خدا شاہد ہے بس تبلیغ حق
طالبِ تحسیں نہ وہ دالدادۂ دادِ سخن